بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقش آغاز

بنگلہ دیش میں خونین انقلاب آیا اور شیخ مجیب الرحمان جو اس نئے ملک کے دو تین بانیوں میں سے ایک تھے۔ اپنے خاندان کے کئی افراد کے ساتھ قتل کر دئے گئے۔ یہ انقلاب جو جذباتی نعروں اور خود غرضانہ جد وجہد کے المناک نتائج کا طبعی ردعمل تھا۔ برصغیر کے مسلمانوں کے لئے اپنے اندر عبرت وموعظت کے صدہا پہلو لئے ہوئے ہے۔ اور پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ ع

حذر اے چیرہ دستاں سخت ہیں فطرت کی تعزیریں

برصغیر میں جاہ پرست خود غرض عناصر کے ہاتھوں کئی بار خون کی ہولی کھیلی گئی۔ بنگلہ دیش کے قیام کے وقت بھی طبقاتی، قومی، لسانی اور معاشی نعروں کی آڑ میں ظلم وبربریت کا وہ شرمناک اور المناک کھیل کھیلا گیا جس کی نظیریں بہت کم ہی مل سکتی ہیں۔ بالآخر وہی ہوا جو ہونا تھا۔ قدرت کی تلوار نیام سے باہر آئی اور مجرموں کو اپنا بویا کاٹنا پڑا اگر جو ابھی گرفت سے آزاد ہیں تو اس لئے کہ انہیں شاید کچھ نصیحت ہو جائے۔ اور اگر تدبّر واعتبار کے سارے راستے مسدود ہو چکے ہیں تو پھر ان کی باری ہے۔ گویا بلا شبہ قانون فطرت کا معاملہ بھی مجرموں سے فمنھم من قضیٰ نحبہٗ ومنھم من ینتظر جیسا ہے۔ یہی خدا کی سنت جاریہ ہے۔ سنۃ اللہ الذین خلوا من قبل ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔

بنگلہ دیش کا حالیہ فوجی انقلاب شیخ صاحب کی غیر جمہوری روش کا غیر جمہوری رد عمل ہے۔ اور ابھی جبکہ دستور وہی ہے۔ پالیسی وہی ہے اور مرحوم کے وہی ساتھی برسر اقتدار ہیں جنہوں نے انسانوں کی تباہی کی یہ بھٹی سلگائی تو ہم اس انقلاب کو صحیح معنوں میں انقلاب کہہ بھی نہیں سکتے۔ جب تک صورتحال مخدوش اور مبہم ہے۔ اور ہر آنے والا دن نئے حالات کی نیرنگی لا سکتا ہے۔ تو ہم بنگلہ دیش کے بارہ میں کوئی قطعی رائے قائم نہیں کر سکتے۔ حیرت تو ان لوگوں کی جلد بازیوں پر ہے۔ جنہوں نے انقلاب کا سنتے ہی ایسا جشن برپا کیا کہ گویا غیر مصدقہ ذرائع سے بھی "اسلامی جمہوریہ" کا نام سنتے ہی بنگلہ دیش میں خلافت راشدہ قائم ہو چکی ہو۔ برسر اقتدار جماعت کی تبریک وتحسین کے شور وغل سے اور ذرائع ابلاغ کے ذریعہ نئی حکومت تسلیم کرنے کو ایک عظیم کارنامہ قرار دئے جانے سے ایسا گمان ہونے لگا کہ گویا بنگلہ دیش نئے سرے سے نئے پاکستان میں مدغم ہو چکا ہو۔ وہ سیاسی عناصر جو ابھی تک بنگلہ دیش نامنظور کے نقار خانے میں بیٹھے